پہلی ملاقات

رات کا پچھلا پہر

سنسناتی ہوئی گلیوں میں کسی کی آواز
اور ماحول کشیدہ سا، سماں پُراسرار

سر جھکائے ہوئے، آنچل کو بھی ڈھلکائے ہوئے

اپنی پلکوں پہ محبت کی لو جلائے ہوئے
منتظر تھا کوئی آہٹ یہ قریب آ جائے
میری بانہوں میں مرا لکھا نصیب آ جائے

پر یہ چہرے پہ تحیّر کے ہیں آثار سے کیوں
کانپتے ہاتھوں سے دِکھتے ہیں وہ بیمار سے کیوں
اُف یہ دستک، میرے اللہ میں کہاں کو جاؤں
اپنے جذبات کو کیسے میں زباں تک لاؤں

اس کی نظروں کی تمازت میرے اللہ لے لے
یا میں نظروں کو اُٹھا پاؤں وہ ہمت دے دے
قُرب اتنا تھا کہ بس سانس جدا لیتے تھے
دُور رہنے کا بھی اُس پل میں مزا لیتے تھے

رات کا پچھلا پہر

اور اُن آنکھوں میں خُمار
لفظ بھی گرم دہکتے ہوئے جیسے انگار
کرب کی اور مروت کی حدوں کے اُس پار

اپنے محبوب سے خلوت میں ملا تھا اِک بار

کیا یہی عشق، محبت ہے، یہی ہے وہ پیار؟
کیا اِسی درد میں مٹ جاتا ہے سارا سنسار؟